اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؞ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

فی پرچہ ۱ر

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۶ عہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲ عہ

نمبر ۵۲ | مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۰ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؞

سیرتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ خواتین نے زیر انتظام لجنہ اماء اللہ منعقد کیا تھا۔ جس کی اطلاع گذشتہ پرچہ میں نہیں دی جاسکی تھی ؞

مبلغین سماٹرا وجاوا مولوی رحمت علی صاحب اور مولوی محمد صادق صاحب انشاء اللہ ۶۔ نومبر ۱۹۳۰ء قادیان سے روانہ ہونگے ؞

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اور مہاشہ فضل حسین صاحب کو خدا تعالیٰ نے نرینہ اولاد عطا کی۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے ؞

سارے ہندوستان میں سیرت رسول کریمؐ کے کامیاب جلسے

رسول کریمؐ کی پاکیزہ زندگی پر مسلم اور غیر مسلم معززین کی تقریریں

(اطلاعات بذریعہ تار)

کلکتہ میں عظیم الشان جلسہ

کلکتہ ۲۷۔ اکتوبر۔ سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء کی شام کو کلکتہ میں نہایت شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ ہال مسلمانوں۔ ہندوؤں۔ عیسائیوں۔ بدھوں۔ برہمنوں وغیرہ تمام اقوام کے قریباً پانچ ہزار نمائندوں سے بھر گیا۔ اور ایک بہت بڑی تعداد جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس چلے جانے پر مجبور ہوگی۔ اس تقریب کے دو اجلاس منعقد کئے گئے۔ ایک اردو لیکچروں کے لئے اور دوسرا انگریزی تقریروں کے لئے۔ پہلا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر اے سہروردی صاحب منعقد ہوا۔ مگر انہیں کسی مجبوری کی وجہ سے جلد چلا جانا پڑا۔ اور ان کی جگہ نواب انس اللہ دلہ سابق شرف کلکتہ صدر تجویز ہوئے۔ تقریریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپؐ کی تعلیم کے خاص پہلوؤں پر حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری۔ ڈاکٹر محمد صادق صاحب آف قادیان اور دوسرے اصحاب نے کیں۔ جناب حکیم صاحب نے رواداری کی اس سپرٹ

کے متعلق جو کہ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کی ایک خاص خصوصیت ہے۔ اور آپ کے مذہب کے اصول کے عالمگیر ہونے کے متعلق تقریر کی۔ جناب مفتی صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر مشتمل تعلیم کے حصہ پر تقریر کی۔ انگریزی اور بنگالی لیکچروں کے وقت مجمع بہت ہی زیادہ ہو گیا۔ اور ہال بالکل پُر ہو گیا۔ سر سی۔ وی رامانے جو بہت بڑے سائنسدان کی حیثیت سے تمام دنیا میں شہرت رکھتے ہیں۔ دوسرے اجلاس کی صدارت کی۔ اور اپنی عالمانہ ابتدائی تقریر میں تمام مذاہب کا اہم امور میں اتحاد بیان کیا۔ نیز دوسروں کے حقوق کی حفاظت اور جمہوریت کے متعلق اسلام کی تعلیم پیش کی۔ جو اسلام کی مقدس کتب میں پائی جاتی ہے۔ اور جس کی تشریح جماعت احمدیہ کے بانی نے اس زمانہ میں کی ہے۔ سر رامانے جماعت احمدیہ کی ان کوششوں کے متعلق نہایت ہی دلچسپی کا اظہار کیا۔ جو مختلف اقوام میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ دوسرے لیکچراروں میں ڈاکٹر موریتو۔ مسز لوبہار یالیکھا چکرورتی۔ مسز ویرا پرودا چکرورتی اور ڈاکٹر صادق تھے۔ جنہوں نے اپنے عالمانہ لیکچروں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور تعلیم کے مختلف پہلو بیان کئے۔ ڈاکٹر صادق صاحب کے لیکچر نے تو سامعین کو مسحور کر دیا۔ اور پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا۔ اگر مجھے ڈاکٹر صاحب کی اطمینان اور تسلی بخش خوش بیانی کے سننے کا پھر کبھی کوئی موقعہ ملے۔ تو ممکن ہے۔ میں اپنا نام راما کی بجائے رحمٰن بدل لوں ٭

غرض جلسہ نہایت ہی کامیاب ہوا۔ اتنا کامیاب کہ گذشتہ دو سال کے جلسوں سے بھی اس کی کامیابی بڑھ گئی۔ حاضری بہت ہی زیادہ تھی۔ سامعین اسلام کی تعلیم اور بانیٔ جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت ہی اچھا اثر لے کر گئے۔ مختلف مذاہب کی خواتین بھی ایک بڑی تعداد میں شریک جلسہ ہوئیں ٭ (سید کریم بخش)

راولپنڈی میں کامیاب جلسہ

راولپنڈی ۲۷ر اکتوبر۔ ۲۶- اکتوبر سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت خانصاحب قاضی نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ میونسپل باغ میں بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں تین مسلم اور تین غیر مسلم اصحاب نے تقریریں کیں۔ باوجود اس کے کہ اسی وقت کمانڈر انچیف کی دعوت تھی۔ جس میں اکثر شرفا مدعو تھے۔ ہمارے جلسہ میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے شرکت کی۔ حاضرین کی تعداد تین اور چار سو کے درمیان تھی۔ اس جلسہ کے علاوہ انجمن احمدیہ راولپنڈی نے مختلف مقامات پر ۲۱ جلسوں کے منعقد کرانے کا انتظام کیا تھا۔ جن میں سے ۱۱ کے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہونے کی رپورٹیں پہنچ چکی ہیں اور بقیہ دس کی اطلاع کا انتظار ہے۔ الحمد للہ تقریریں بہت مؤثر ہوئیں۔ اور آج شام پھر تقریریں کرنے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

لکھنؤ میں شاندار جلسہ

لکھنؤ ۲۷- اکتوبر۔ سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سالانہ جلسہ گذشتہ شام منعقد ہوا۔ جس میں کئی ہزار مسلم اور غیر مسلم اصحاب نے پُرجوش شرکت کی۔ اور نہایت توجہ اور محویت کے ساتھ لیکچر سُنے۔ جلسہ میں مسلم اور غیر مسلم اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ جن سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ جلسہ زیر صدارت پرنس حیدر مرزا صاحب ٹرسٹی حسین آباد ٹرسٹ بفضلِ خدا نہایت کامیاب ہوا ٭ (پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لکھنؤ)

بھاگلپور میں بہت بڑا جلسہ

بھاگلپور شہر ۲۷- اکتوبر۔ سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تیسرا سالانہ جلسہ زیر انتظام احمدیہ ایسوسی ایشن حسب ہدایات حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان ٹی۔ این جوبلی کالجیٹ سکول کے ہال میں ۲۶- اکتوبر بروز اتوار ۸ بجے صبح منعقد ہوا جس میں مختلف خیالات کے لوگوں کے بہت بڑے مجمع نے شرکت کی۔ ہندو اور مسلمان لیکچراروں مثلاً ڈاکٹر پریم چندر ابوس بی۔ اے آکسن۔ مسٹر گوونداپرشاد ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر ٹی۔ این۔ جوبلی کالجیٹ سکول بھاگلپور۔ اور مسٹر ابو الحسن صاحب ایک مشہور بیرسٹر نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلےٰ درجہ کی تعلیم اور آپ کی زندگی کے عملی پہلو حاضرین کے ذہن نشین کئے۔ ٹی۔ این۔ جوبلی کالج کے ایک طالب علم نے ایک عمدہ مضمون پڑھ کر سنایا۔ پروفیسر اے مجید صاحب آف ٹی۔ این۔ جوبلی کالج نے جن کے لیکچر کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ اسلامی تعلیم کے عالمگیر ہونے کا پہلو خصوصیت کے ساتھ پیش کیا نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو ساری دُنیا کی اصلاح کے لئے نمونہ ثابت کیا۔ پرنسپل آر۔ بی کھوسلہ ایم۔ اے نے ازراہ مہربانی صدارت قبول کی۔ اور اپنی اختتامی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نہایت اعلےٰ الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ پریذیڈنٹ کے شکریہ کا ووٹ پاس کرنے پر جلسہ کا اختتام ہوا ٭

(محمد سعید)

کولا (برما) میں جلسہ

کولا (برما) ۲۷- اکتوبر۔ انجمن احمدیہ کولا (برما) کے زیر انتظام ۲۶- اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء بوقت ۴ بجے شام ایک نہایت کامیاب جلسہ زیر صدارت سید عبد الرحمٰن شاہ صاحب ٹھیکیدار منعقد ہوا جس میں ہر فرقہ کے مسلمان۔ ہندو اور سکھ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر پروفیسر کیول سنگھ صاحب۔ سید عبد اللطیف صاحب۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب نے شاندار تقریریں کیں۔ جو حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سُنیں۔ اس سے پہلے کولا میں ایسا شاندار جلسہ کبھی منعقد نہیں ہوا (محمد افضل)

ہوشیارپور میں جلسہ

ہوشیارپور ۲۷- اکتوبر۔ گذشتہ شب ایک بہت بڑا جلسہ زیر صدارت خانصاحب فضل محمد خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی بڑی شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں حافظ محمد عبد اللہ صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب طارق بی۔ اے نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی پر تقریریں کیں۔ سامعین نے جن میں عورتیں بھی تھیں۔ نہایت دلچسپی سے تقریریں سنیں ٭ (بشیر احمد)

ناگپور میں جلسہ

ناگپور ۲۷- اکتوبر۔ سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جلسہ زیر صدارت جناب سمیع اللہ خاں صاحب پلیڈر ہائیکورٹ ۲۶- اگست کی رات کو انجمن کے ہال میں منعقد ہوا۔ اور باوجود مخالفانہ پراپیگنڈا کے تمام اقوام کے تعلیم یافتہ اصحاب جلسہ میں شامل ہوئے جلسہ میں تین مشہور مولوی صاحبان نے تقریریں کیں۔ اور خدا کے فضل سے امن و امان کے ساتھ جلسہ ختم ہوا ٭ (عبد الحکیم)

کٹک میں جلسہ

کٹک ۲۷- اکتوبر۔ سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ بہت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ قریباً پانچ سو مسلم اور غیر مسلم شریک جلسہ ہوئے۔ ٹون ہال کے بھر جانے کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو جگہ نہ ملی۔ اور وہ واپس چلے گئے۔ ایک برہمو خاتون۔ دو برہمو مردوں۔ دو احمدیوں۔ دو ہندوؤں نے دلچسپ لیکچر دئے مسٹر ایم۔ ایس داس صاحب سی۔ آئی۔ ای مشہور آڈیرا ایڈووکیٹ نے بھی تقریر کی۔ (عبد الستار پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن)

سکندرآباد میں جلسہ

حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان کے حسب ارشاد زیر صدارت جناب نواب نذیر یار جنگ بہادر ایم۔ اے بیرسٹر ایٹ لا جج ہائی کورٹ۔ نظام گورنمنٹ جمشید ہال سکندرآباد میں زیر انتظام خانصاحب عبد الکریم (بابو خانصاحب) آنریری مجسٹریٹ و سکرٹری انجمن فیض عام جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دئے گئے۔ انگریزی میں الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر سابق مسلم مشنری انگلستان و مغربی افریقہ نے تقریر کی۔ جسے حاضرین نے جو ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں پر مشتمل تھے۔ بہت پسند کیا ٭

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے نظیر احسانات جو آپ نے دنیا پر کئے۔ ان کے متعلق حاضرین میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا ٭

حیدرآباد دکن میں بھی اسی دن عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اور دیگر اضلاع حیدرآباد و سکندرآباد میں بھی اس قسم کے جلسے ہوئے۔ مستورات کا جلسہ جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر کی کوٹھی میں نہایت کامیابی سے ہوا ٭ (عبد اللہ الہ دین سکندرآباد)

شانزو (برما) میں جلسہ

مانڈلے ۲۸- اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے مطابق شانزو (مانڈلے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۲ قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۰ء جلد ۱۸

سرحد پر انگریزی فوج کی چڑھائی

گورنمنٹ ہند اور سرحدی مسلمانوں کو مشورہ

سرحدی شورش میں کانگرس کا ہاتھ

یہ بات سرکاری طور پر بھی پایہ ثبوت تک پہونچ چکی ہے۔ اور حکومت اپنے اعلانات میں تسلیم کر چکی ہے۔ کہ سرحدی علاقہ میں شورش پیدا کرنے میں کانگرس کا بہت بڑا دخل ہے۔ شوریدہ سر کانگریسیوں نے نہ صرف جاہل اور جلد مشتعل ہو جانے والے سرحد کے آزاد علاقہ کے لوگوں میں اس قسم کا پروپاگنڈا کر کے انہیں آمادہ فساد کیا۔ کہ گورنمنٹ انگریزی بہت کمزور ہو چکی ہے۔ اور عنقریب کانگرس سارے ہندوستان کے سیاہ و سفید کی مالک بننے والی ہے بلکہ مالی طور پر بھی بہت کچھ امداد کی۔ اور اس طرح سرحد میں وہ شورش برپا کرا دی۔ جو تا حال اس علاقہ کے لوگوں کی تباہی و بربادی کا موجب بنی ہوئی ہے۔ اور نہ معلوم کب تک بنی رہیگی۔

خطرناک چال

یہ ایک نہایت خطرناک چال تھی۔ جو کانگریس نے چلی۔ اس سے ایک طرف تو کانگریسی ہندوؤں کے مدنظر یہ بات تھی کہ اس علاقہ کے لوگوں کو جو ان کے نزدیک مسلمان ہونے کی وجہ سے کسی اڑے وقت میں ہندوستان کے مسلمانوں کے حامی اور مددگار بن سکتے ہیں۔ اور جن کے ذکر سے کانگرس کے بڑے بڑے سورمے لیڈروں کے بدن پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور وہ اٹھتے بیٹھتے سرحدی خطرہ کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ ان کی ٹکر ایک اتنی بڑی اور ایسی منظم اور زبردست طاقت سے کرا دیں جس کے مقابلہ میں ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ اور اس طرح ایک ایسے علاقہ کو جو اپنی آبادی کے لحاظ سے خالصۃً اسلامی علاقہ ہے۔ تباہی کے اس عمیق گڑھے میں گرا دیں۔ کہ جس سے وہ پھر ابھر نہ سکے۔

دوسری غرض یہ تھی۔ کہ سرحد میں شورش پیدا کر کے گورنمنٹ کو اس الجھن میں ڈال دیں جسے وہ اس وقت تک کے سارے عرصہ حکومت میں سلجھا نہیں سکی۔ اور اس طرح گورنمنٹ کو دوسری طرف مصروف کر کے اس میں اتنی کمزوری پیدا کر دیں۔ کہ وہ کانگرس کے آگے ہتھیار ڈال دے۔ اور اس کے مطالبات منظور کر کے ہندوؤں کے ہاتھ میں عنانِ حکومت دیدے۔ گویا کانگرس والوں نے سرحدی فتنہ انگیزی سے دوہرا فائدہ اٹھانا چاہا۔ اگرچہ انہیں مؤخر الذکر مقصد میں تو حسب خواہش کامیابی نہ ہوئی۔ اور گورنمنٹ نے پوری قوت اور طاقت سے کانگرس کی ہر خلاف قانون۔ اور خلافِ امن کارروائی کا مقابلہ کیا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پہلے مقصد میں یعنی سرحدی علاقہ کے مسلمانوں کو تباہ و برباد کرانے میں کانگریسیوں کی دلی مراد بڑی حد تک بر آئی۔ اور انگریزی فوجوں نے کانگریسیوں کی پیدا کی ہوئی شورش کو دبانے کے لئے سرحدی علاقہ کو میدان کارزار بنا لیا۔

سرحدیوں کی عاقبت نااندیشی

اس میں شک نہیں۔ کہ سرحدی قبائل نے نہایت ہی عاقبت نااندیشی سے کام لیتے ہوئے اور کانگریسیوں کے اس قسم کے بے سروپا اور جھوٹے بیانات پر اعتبار کرتے ہوئے کہ انگریزی علاقہ کے لوگ سرحدیوں کے حملہ کا بڑی بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں۔ اور وہ حکومت کے مقابلہ کے لئے ان کے ساتھ شامل ہونے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ انگریزی علاقہ میں اقدام کیا۔ لیکن اس کا خمیازہ وہ بہت بری طرح اٹھا چکے ہیں۔ بے حد جان و مال کا نقصان انہیں پہونچ چکا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کانگریسیوں کی حقیقت بھی ان پر واضح ہو چکی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں سرحدی خلافت کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا کانگریس سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ اور حالات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اب بظاہر سرحدی حکومت ہند کے لئے کسی قسم کے خطرہ کا موجب بننے کی ہمت نہیں رکھتے۔

نئے سرے سے چڑھائی

ایسے حالات میں سرحد پر نئے سرے سے جنگی تیاریاں اور جنگی ساز و سامان کا اکٹھا کیا جانا بہت ہی تشویشناک اور پریشان کن ہے۔ کیونکہ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ حکومتِ ہند آزاد علاقہ کے ایک بڑے حصہ کو اپنے قبضہ و تصرف میں لانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ چنانچہ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے اپنے خاص نامہ نگار کی سرحد کے آزاد علاقہ کے متعلق جو اطلاع شائع کی ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ پشاور کے مغرب میں جنگی کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ افواج میدان جنگ کی پیمائش کرنے کی حیثیت میں بھیجی گئی ہیں۔ جدید سڑکوں کی تعمیر سے پیشتر ماہرین نے پیمائش شروع کر دی ہے۔ اور جا بجا چوکیاں مقرر کر دی گئی ہیں۔ اس وقت متعلقہ قبائل شش و پنج میں ہیں۔ وہ ابھی تک سرکش ہیں۔ چونکہ انہوں نے عملی طور چھ ماہ تک تیراہ پر حکمرانی کی ہے۔ اس لئے محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ مخالف عنصر جو زیادہ تر کانگریسیوں کی انگیخت اور ترغیب کی وجہ سے شورش میں شریک ہوا۔ کم از کم مقابلہ کا مظاہرہ کرنے کے بغیر شرائطِ منظور نہیں کرے گا۔ عام قیاس ہے۔ کہ چھاپوں اور معمولی چپقلشوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ہماری چوکیوں۔ پکٹوں پر حملے جاری رہیں۔ جن کے مقابلہ میں غالباً ان کے دیہات اور سلسلہ آمد و رفت پر بم بھی گرانے پڑیں گے۔

تاریک مستقبل

ان الفاظ کے پردہ اور جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں مستقبل بہت تاریک نظر آتا ہے۔ بلاشبہ حکومت کے پاس اتنی طاقت ہے کہ علاقہ غیر کو قبضہ و تصرف میں لانے اور آزاد قبائل کو مفتوح بنانے کے لئے اقدام کر سکے۔ لیکن اس سے یہ خیال کر لینا کہ سرحد میں امن قائم ہو جائے گا۔ یا یہ کہ ہندوستان پر اس کا کوئی ناگوار اثر نہ پڑیگا درست نہیں۔ حکومت ہند کانگرس کی مخالفانہ تحریکوں اور شورشوں کی وجہ سے پہلے ہی بہت بڑے مالی بوجھ میں دبی جا رہی ہے۔ ایسے وقت میں آزاد علاقہ میں نہ صرف جنگی کارروائی کرنا بلکہ وہاں نظم و نسق قائم رکھنا بہت بڑے اخراجات کا موجب ہوگا۔ اور اس وجہ سے ہندوستان کی تشویشناک حالت میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں کانگریس کی موجودہ شورش میں مسلمانان ہند نے گورنمنٹ کا جس طرح ساتھ دیا۔ اور جو قیمتی امداد دی ہے۔ اس کا اور آئندہ امداد کے حصول کا تقاضا یہ ہے۔ کہ سرحدی مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کا برتاؤ کیا جائے۔

حسن سلوک کی ضرورت

قوت اور طاقت کی نمائش بے شک بعض مواقع پر ضروری ہوتی ہے۔ لیکن موقعہ اور محل یا گردوپیش کے حالات کو نظر انداز کرتے ہوئے طاقت کا مظاہرہ بعض اوقات نہایت خطرناک نتائج

پیدا کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں شفقت اور درگذر نہایت کارگر ثابت ہوتا ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ اس وقت سرحد میں حسن سلوک اور درگذر بہت اعلیٰ نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم ایک طرف تو گورنمنٹ کو یہ مشورہ دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وُہ قوت سے کم اور شفقت سے زیادہ کام لے۔ اور جنگ کی بجائے صُلح پر زیادہ زور دے اور دوسری طرف اپنے سرحدی بھائیوں سے یہ گذارش کرتے ہیں۔ کہ وُہ گورنمنٹ کے خلاف کسی قسم کی غیر آئینی شورش میں حصہ نہ لیں۔ خواہ اس کی تحریک کانگرس کے بڑے سے بڑے لیڈر وں کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو۔ اور اپنے علاقہ کو بد امنی اور فتنہ سے پاک کر کے امن وچین کی زندگی بسر کریں۔ اور اپنے ہندوستانی بھائیوں کی پشت وپناہ بنیں ؏

ہندو راج قائم کرنے کے لئے جدوجہد

یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے۔ کہ کانگریس کی ساری جدوجہد ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کے لئے ہے۔ کانگرس اس وقت انگریزوں سے اپنے حقوق طلب کر رہی۔ اور اپنے لئے مکمل آزادی کا مطالبہ کرتی ہے۔ لیکن وُہ خود اس وقت بھی ہندوؤں کے سوا باقی تمام باشندگانِ ہند کے حقوق پر قبضہ کرنے اور انہیں اپنی غلامی کا طوق پہنانے پر تلی ہُوئی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک "سوراجیہ" کا مفہوم مکمل ہندو راج کے سوا اور کچھ نہیں ہے ؏

یہ حقیقت اس قدر نمایاں ہو چکی ہے۔ کہ ہندوستان کے حالات۔ کانگریس کی سرگرمیوں اور ہندوؤں کی جدوجہد کو سرسری نظر سے دیکھنے والا بھی اس سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر اس کی فطرت میں اظہارِ حق کا مادہ اور سچ بات کہنے کی جرأت ودیعت کی گئی ہو۔ تو وُہ کھلم کھلا اس کا اظہار بھی کر دیتا ہے ؏

ولایت کا ایک مشہور مضمون نگار مسٹر اشمید بارٹلٹ نے جو حال ہی میں ہندوستان کا دورہ کر کے لنڈن پہونچا ہے۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" میں ہندوستان کے متعلق اپنے مضامین کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کی ابتدا میں ہی لکھتا ہے۔

"ہندو تعلیم یافتہ شہری طبقہ اس بات پر تلا کھڑا ہے کہ ہندوستان میں مکمل ہندو راج قائم کر دیا جائے۔ سول اور فوجی برطانوی افسر ملک سے باہر کر دئے جائیں۔ برطانوی تاجرانہ انجمنوں کا سرمایہ ضبط کر لیا جائے۔ پنشنوں اور قرضہ جات سے انکار کر دیا جائے۔" (پرتاپ ۲۵۔ اکتوبر)

ہندوؤں کی موجودہ سرگرمیوں کا یہ بالکل صحیح نقشہ ہے لیکن تعجب ہے۔ جو بات ہزاروں میل دُور سے چلکر آنے والے ایک شخص کو چند روزہ قیام میں نظر آ گئی وہ کئی مسلمانوں کو ہندوستان میں رہتے ہوئے دکھائی نہیں دیتی اور وُہ ہندوؤں کا آلۂ کار بنے ہوئے ہندوستان میں مکمل ہندو راج قائم کرنے میں امداد دے رہے ہیں

"پرتاپ" میں رام چندرجی کی ہتک

مذہبی دُنیا میں جو عزت وتوقیر حضرت رام چندرجی کو حاصل ہے اس کا عشر عشیر بھی دیانندجی کو میسر نہیں۔ اور ہو بھی کس طرح سکتی ہے۔ جبکہ دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ نور اور ظلمت کا امتیاز ہے۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہُوا۔ کہ "پرتاپ" (۲۱۔ اکتوبر) نے اپنے دیوالی نمبر میں دیانندجی اور حضرت رام چندرجی کی تصویریں اس طریق سے بنائی ہیں۔ کہ دیانندجی حضرت رام چندرجی کے اُوپر براجمان ہیں۔ اور اسی صفحہ پر جو نظم درج کی گئی ہے۔ اس میں دیانندجی کو حضرت رام چندرجی کے مساوی قرار دیا گیا ہے ؏

حضرت رام چندرجی کے کروڑوں معتقدین "پرتاپ" کی اس حرکت کو یقیناً نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے ؏

مردم شماری کا بائیکاٹ

کانگریس کے موجودہ صدر مسٹر سین گپتا نے ایک گفتگو کے دَوران میں یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ کانگریس مردم شماری کا جو فروری ۱۹۳۱ء میں ہونے والی ہے۔ بائیکاٹ کرے گی۔ اس وقت جبکہ ہندوستان کی ہر ایک قوم اپنے حقوق کے حصول کے لئے سرگرم جدوجہد ہے۔ مردم شماری کا بائیکاٹ کرنے کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کی تعداد کا اندازہ لگانے میں روڑے اٹکائے جائیں۔ اور کانگرس ہندوؤں کی جو تعداد چاہے۔ بیان کرتی رہے ؏

علاوہ ازیں مردم شماری کے بائیکاٹ میں ہندوؤں کی ایک اور غرض بھی پنہاں ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ اب کئے اچھوت اقوام اپنے آپ کو ہندوؤں سے بالکل علیحدہ شمار کرائیں گی۔ اور اس وجہ سے ہندوؤں کو اپنی تعداد میں کئی کروڑ کی کمی نظر آنے کا خطرہ ہے ؏

ان حالات میں ہندوؤں کی طرف سے اگر مردم شماری کا بائیکاٹ ہو۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن مسلمانوں کو پُوری احتیاط اور کوشش سے مردم شماری کرانی چاہیئے۔ گذشتہ مردم شماری کے مقابلہ میں مسلمانوں اور دوسری اقوام کی حقیقی تعداد زیادہ ثابت ہوگی۔ اسے ہندوؤں کی سابقہ تعداد میں سے وضع کر دینے کے بعد ان کی موجُودہ تعداد رہ جائے گی۔ اور اس طرح مردم شماری کرنے میں باوجود ہندوؤں کے بائیکاٹ کے کوئی حرج واقعہ نہ ہوگا ؏

چونکہ مردم شماری ہر متمدن ملک کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے قوم کو اس کے ذریعہ اپنی ترقی اور تنزل کا اندازہ لگانے کا موقعہ ملتا ہے اس لئے اس کے خلاف کانگرس کی تگ ودو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھی جانی چاہیئے

سر شہاب الدین صاحب کا متفقہ انتخاب

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ چودھری سر شہاب الدین صاحب پنجاب کونسل کے بلا مقابلہ صدر منتخب ہو گئے۔ اور کسی کو ان کے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی جرأت نہ ہوئی تمام پارٹیوں کے تقریباً دو درجن ارکان نے چوہدری صاحب کی صدارت کی تحریک وتائید کی۔ اور آپ متفقہ طور پر صدر منتخب کئے گئے۔ سر سکندر حیات خاں۔ سر جوگندر سنگھ۔ چودھری چھوٹو رام پنڈت نانک چند اور کئی ایک دوسرے اصحاب نے انتخاب کے بعد چودھری صاحب موصوف کی تعریف وتوصیف میں تقریریں کیں۔ اور تمام ایوان کے دل سے ان کا حامی اور موید ہونے کا یقین دلایا ؏

جناب چودھری صاحب نے پہلے جس حُسن وخوبی کے ساتھ صدارت کے فرائض ادا کئے۔ ان کا تقاضا یہی تھا۔ کہ آپ بلا مقابلہ منتخب ہوتے۔ اور ارکان پنجاب کونسل قابل ستائش ہیں کہ انہوں نے انتخاب صدر میں اپنے تدبر کا ثبوت دیا۔ جناب چودھری صاحب کو ہم اس اعزاز پر مبارکباد کہتے اور امید رکھتے ہیں۔ کہ ان کا یہ عہد سابقہ عہد سے بھی زیادہ شاندار ہوگا ؏

چھ ماہ میں سوراج یا تباہی

مسٹر سین گپتا قائم مقام صدر کانگرس نے ۲۵ ماکتوبر امرتسر میں سوداگران پارچات کے ایک ڈیپوٹیشن کو غیر ملکی کپڑا فروخت کرنے کے متعلق جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مہاتما گاندھی جی۔ پنڈت موتی لعل جی اور پنڈت جواہر لعل نے آپ لوگوں کے نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آزادی ملنے پر بدیشی کپڑا تمام کا تمام ہندوستان میں نیشنل گورنمنٹ خرید لے گی۔ اور ہندوستان سے باہر فروخت کر دیا جائے گا۔ اور وُہ بزاز جو قوم کے ساتھ رہیں گے۔ اُن کو اُن کے نقصان کا معاوضہ دیا جائے گا۔" (ملاپ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء)

جب بزازوں نے یہ منظور نہ کیا۔ تو گپتا صاحب نے کہا:۔

"اب چار یا چھ مہینوں کی بات ہے۔ اس عرصہ میں ہم سوراج لے لیں گے۔ یا گورنمنٹ ہم کو اور ہماری تحریک کو نیست ونابود کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس لئے دونوں حالتوں میں آپ کو صبر سے نتیجہ کا انتظار کرنا چاہیئے"

اگر سوراج کے حصول کی میعاد کے متعلق یہ پہلا وعدہ ہوتا۔ تو بزاز اس پر اعتبار کر لیتے۔ لیکن جب مہاتما جی کے اس قسم کے وعدے کبھی پُورے نہ ہوئے۔ تو گپتا صاحب کا وعدہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ تاہم معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کانگریسی لیڈر اپنی ناکامیوں سے جھلا کر وہ طریق اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ جو انہیں سوراجیہ کے فکر سے ہمیشہ کے لئے آزاد کر دے ؏

مقام ہے۔ جہاں آجتک کسی کی رسائی نہیں ہوئی۔ ایک ہی وجود اور ایک ہی بابرکت ہستی ہے۔ جس کو خدا تعالےٰ نے اس مقام محمود پر کھڑا کیا۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے۔

سچ ہے بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

پھر قابل غور یہ امر ہے۔ کہ تکمیل اخلاق آپ کی بعثت کی محض غرض لفظاً نہیں ٹھہرائی گئی۔ اس دعویٰ کے اندر ایک اور وسیع مضمون مخفی ہے۔ میں اس کی طرف صرف اشارہ کر سکتا ہوں۔ اخلاق کی تکمیل اس امر کو چاہتی ہے۔ کہ اولاً تعلیم ایسی جامع اور مکمل ہو جو انسانی زندگی کے لئے ایک مکمل اور مستحکم ضابطہ کو اپنے اندر رکھتی ہو۔ دوم صاحب تعلیم کی ذات میں وہ تمام اخلاق ظاہر ہوں۔ اور کوئی پہلو یا شعبہ انسانی اخلاق کا ایسا نہ ہو جو اس کی زندگی میں نمایاں نہ ہو۔ بلکہ ایسے طور پر نمایاں ہو۔ کہ وہ اپنے کمال کے انتہائی مقام پر ہو۔ کسی قسم کا نقص اس میں باقی نہ رہے۔ اس لحاظ سے جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر نظر کرتے ہیں۔ تو فی الحقیقت آپ کا مقام سب سے بلند ہے۔

آپ نے نہ صرف تعلیم اخلاق کو جامع اور کامل صورت میں پیش کیا۔ بلکہ خود اپنی ذات سے ان تمام کمالات کو عملی رنگ میں دکھا دیا۔ یہ ممکن ہے۔ کہ بعض اخلاقی صداقتیں جو تمام تعلیمات میں مشترک اور متحد ہوتی ہیں۔ دوسری جگہ بھی پائی جائیں۔ لیکن یہ کہ خدا تعالےٰ نے ان اخلاق کے ظہور کا انہیں موقع بھی دیا ہو۔ نظر نہیں آئے گا۔ میں اس کو ایک مثال سے واضح کر دیتا ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے نہایت چمکدار تعلیم پیش کی۔ کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو۔ مگر آپ کو زندگی بھر یہ موقع نصیب نہ ہوا۔ کہ خود اس خلق کا اپنی عملی زندگی میں نمونہ دکھا سکتے۔ اس خلق کے ظہور کے لئے ضرورت اس امر کی تھی۔ کہ آپ کو اپنے دشمنوں پر غلبہ اور حکومت نصیب ہوتی۔ اور وہ اسیران سلطانی کی حیثیت سے آپ کے سامنے پکڑے آتے۔ اور آپ اس وقت اپنے کمال عفو کا ثبوت اس طرح پر دیتے۔ کہ ان کو معاف کر کے اظہار محبت کرتے۔ پس عملی زندگی کے معیار پر ہم اس کو کمال نہیں کہہ سکیں گے۔ لیکن برخلاف اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو لو۔ کہ وہ خطرناک دشمن جنہوں نے آپ کو مکہ سے نکال دیا۔ اور تیرہ برس تک آپؐ پر عرصۂ حیات تنگ کرنے میں کوئی کمی نہ کی۔ بلکہ مدینہ طیبہ میں بھی آرام سے بیٹھنے نہ دیا۔ بالآخر جب آپ کے سامنے اسیرانِ جنگ کے رنگ میں پیش ہوتے ہیں۔ تو آپؐ کے کمال عفو کا ظہور ہوتا ہے۔ اور آپ لا تثریب علیکم الیوم کہکر انہیں معاف کر دیتے ہیں۔

غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اپنے مختلف شعبوں کے لحاظ سے ہی اکمل و اعلےٰ نہیں۔ آپؐ کے اخلاق عملی حیثیت سے بھی ممتاز و نمایاں ہیں۔ اور اس لحاظ سے آپ کا وہ مقام ہے۔ کہ نرسد ہیچ نبی بالکل صحیح ہے۔ اور قرآن مجید کی اصطلاح میں وہ افق الاعلےٰ ہے۔

چوتھی امتیازی خصوصیت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اختصاصی کے سلسلہ میں چوتھی امتیازی خصوصیت جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ آپؐ کی عملی قوت کا اثر ہے۔ دنیا کے مصلحین کی تعلیمات میں ہدایت و رشد کے اصول اور گر ہوتے ہیں۔ اور انکی بعثت کی غرض بھی یہی ہوتی ہے۔ لیکن جس طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تعلیم وہدایت کی تکمیل کے لحاظ سے بلند مقام پر ہیں۔ اس تعلیم کی عملی قوت کی حیثیت سے بھی آپ کا مقام سب سے اونچا ہے۔ عملی قوت سے میری یہ مراد نہیں۔ کہ خود معلم کی عملی حالت کا اس سے اظہار ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنے ماننے والوں میں وہ قوت اور اثر پیدا کر دیا جائے۔ کہ انکی عملی قوتوں کا نشو ونما کامل طور پر ہو سکے۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام نے اپنی دعوت میں تکمیل ہدایت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ ان کے فرائض منصبی میں ابلاغ تو نظر آتا ہے۔ جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔ ما علینا الا البلاغ۔ مگر وہ بہ حیثیت عملی مزکی کے دنیا میں ظاہر نہیں ہوئے۔ برخلاف اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ مکارم اخلاق کے اتمام کے لئے آئے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپکے انفاس قدسیہ اور قوت عملی میں وہ تاثیر رکھی۔ کہ آپکو مزکی قرار دیا۔ چنانچہ قرآن مجید جہاں آپ کے منصب نبوت و دعوت کا پروگرام پیش کرتا ہے۔ وہاں صاف الفاظ میں فرمایا۔ ویزکیھم۔ وہ ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ گویا آپ کی علمی اور عملی قوتوں کا مقام اتنا بلند ہے۔ کہ وہ دوسروں کا تزکیہ کرنے کی قدرت اور قوت رکھتا ہے۔ آپ نے اپنی تاثیرات قدسی سے اپنی قوم اور جماعت کا جو تزکیہ کیا۔ مصلحین عالم کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام جیسا جلیل الشان نبی جو فرعون کی غلامی سے اپنی قوم کو نکال کر لایا۔ اور جس قوم نے خدا تعالےٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ اور اس کے انعامات سے تمتع اٹھایا۔ اپنی اسی قوم کی نااہلی کی وجہ سے ارض مقدس میں داخل نہ ہو سکا۔ اور انہوں نے اپنے اس محسن عظیم کو دکھ دیا۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ بلکہ یہاں تک کہدیا۔ اذھب انت وربک فقاتلا الایۃ۔ تو اور تیرا رب جاؤ۔ اور لڑو۔ ہم تو یہاں ہی بیٹھے ہیں۔ پھر اسرائیل کے گھرانے کا آخری نبی اپنی مصیبت کی آخری رات میں بار بار اپنے مخلصین کو جگاتا ہے۔ کسی مقابلہ کے لئے نہیں۔ کوئی خطرہ کا مقام ان کے سامنے نہیں۔ صرف اس لئے تاکہ وہ خدا کے حضور اس ابتلاء سے نجات کے لئے دعا کریں۔ مگر وہ اس اضطرابی کیفیت کو ان کے اندر پیدا نہیں کر سکتا۔ اور ان میں سے وہ جو ایک پیالہ میں ان کے ساتھ کھاتا پیتا تھا۔ تیس روپیہ کے عوض گرفتار کرا دیتا ہے۔ اور بہشت کے دروازوں کا کلید بردار نہ ایک مرتبہ بلکہ تین مرتبہ انکار کرتا۔ اور لعنت بھیجتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ انکی ایمانی اور اخلاقی قوتوں کی کیا حالت تھی۔ مصائب ومشکلات میں انسان کے جس قسم کے اخلاق کے ظہور کی ضرورت ہے۔ وہ ان سے صادر نہیں ہوئے۔ ان واقعات سے ان کی (حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام) کی قوت قدسی کے اثرات کا اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب واقعات پر نظر کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپکی قدسی تاثیرات میں ایسی قوت ہے۔ کہ وہ ایک ذرہ کو پہاڑ بنا دیتی ہیں۔ واقعات کی روشنی میں ان اعجازات کو پڑھو جو آپ نے اپنے خدام کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر کے ظاہر کئے۔ یہ اصلاح عرب کی ایک ایسی تاریخ ہے۔ جس کے بعض باب گو خون سے لکھے ہوئے ہیں۔ اور دنیا کے ہر قسم کے مظالم کا مظاہرہ نظر آتا ہے۔ مگر خدا کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدام کو کیا پلا دیا تھا۔ کہ وہ ان مصائب ومظالم میں آگے بڑھتے تھے۔ پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ یہ ایک ایمانی قوۃ تھی۔ جو ان میں پیدا کر دی گئی تھی۔ اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوۃ قدسی کا ظہور تھا۔ سول وار کی عادی قوم میں محبت واخوۃ کی روح پیدا کر دی۔ دنیا کی تاریخ میں ان کا کوئی مقام نہ تھا۔ مگر انہیں آپ نے دنیا کے بادشاہ بنا دیا۔ اور ہی اعلیٰ تہذیب اور تمدن کے بانی اور معلم ہوئے اور سچ یہ ہے۔ کہ یہ انہیں کا حق تھا۔ کہ وہ مصلح اعظم کے شاگرد تھے۔ زندگی کے جس شعبہ میں آپ انکی تبدیلی اور ترقی کو دیکھیں گے۔ ایک حیرت ہوگی اور یہ شان اور قوت انفاس قدسی کی کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتی۔ اس تعلیم میں ان انفاس طیبہ میں آج بھی وہی تاثیرات موجود ہیں۔ لیکن ضرورت ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے اس نور کے نیچے عملی رنگ میں آئیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی اسی محبت اور اخلاص کا عملی نمونہ دکھائیں۔ جس کی ان کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ دنیا کے تمام رشتوں سے بڑھ کر آپ محبوب ہو جائیں۔

جب تک محبت کا یہ مقام پیدا نہیں ہوتا۔ ان تاثیرات قدسی کے ہم مستحق نہیں ہو سکتے۔ آج کی بدحالی اسی گناہ کی تعزیر ہے۔

بات کہاں سے کہاں چلی گئی۔ مگر بے ساختہ میں ادھر نکل گیا۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت۔ ان کا ادبار۔ ان کا انشقاق۔ قرآن کریم کا ہجر۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت آپ کی شان کے اظہار کے لئے جرأت اور جوش مفقود ہو گیا۔ اخوت و اتحاد کا جو سبق پڑھایا گیا تھا۔ وہ بھلا دیا۔ نتیجہ وہی ہوا جو ہونا چاہئے تھا۔ آہ!

سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہل دیں
بر پریشاں حالیِ اسلام و قحط المسلمین

غرض چوتھی امتیازی خصوصیت آپ کی تاثیرات قدسیہ ہیں۔

پانچویں امتیازی خصوصیت

پانچویں امتیازی خصوصیت جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کی رفعت و شان کو ظاہر کرتی ہے۔ وہ آپ کی تعلیم و ہدایت کا تحفظ ربانی ہے۔ جس قدر نبی دُنیا میں آتے رہے۔ خدا تعالےٰ کی مشیت نے کسی نبی کے متعلق یہ ارادہ نہ فرمایا۔ کہ اس ہدایت اور تعلیم کو جو اُسے دی گئی تھی۔ محفوظ رکھے۔ اور آپ اُس کی حفاظت کا کفیل ہو۔ ان ہدایتوں اور شرایع کو کیوں محفوظ نہیں رکھا گیا۔ یہ ایک جداگانہ لطیف مضمون ہے۔ اس کی حقیقت و فلاسفی بجائے خود لذیذ ہے۔ احباب اگر اس پر غور کریں گے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی اور بھی رفعت انہیں نظر آئیگی۔ بہر حال خدا تعالےٰ نے ان ہدایتوں کو جو اس نے وقتاً فوقتاً ہر ملک اور قوم کے انبیاء کے ذریعہ دُنیا کو دیں۔ ان کی حفاظت کا کوئی وعدہ نہ کیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ امتداد زمانہ کے باعث انسانی دست برد سے نہ بچ سکیں۔ اور انسان نے انہیں بھلا دیا۔ یا مسخ کر ڈالا۔ لیکن جب وہ کامل شریعت اور ہدایت نبوتوں کے جامع اور خاتم اور صفات الٰہیہ کے مظہر اتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دُنیا میں آئی۔ تو خدا تعالےٰ نے ایک طرف یہ کہدیا۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ اور دوسری طرف یہ بشارت دی۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون ہم اس کے محافظ ہونگے۔ جیسے شریعت محمدی ہر پہلو سے جامع اور ہر زمانہ اور ہر شعبۂ زندگی کے لئے مکمل ہدایت نامہ ہے۔ ویسے ہی وہ غیر فانی اور ابدی ہدایت ہے۔ اس لئے کہ خود خدا تعالےٰ اس کا محافظ ہے۔ اس حفاظت کی تفصیلات میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن میں ڈرتا ہوں۔ کہ مضمون بہت لمبا ہو جائے۔ اس لئے مجبوراً حدیث دلاویز کو مختصر کرنا چاہتا ہوں۔

چھٹی امتیازی خصوصیت

چھٹی امتیازی خصوصیت جو خواجۂ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ وہ آپ کی تاثیرات کا غیر فانی ہونا ہے۔ اور یہ ایک بدیہی امر ہے۔ کہ جب اسی پہلو سے ہم انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں پر نظر کرتے ہیں۔ تو بے اختیار یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ اس لئے کہ آپ کے برکات اور فیوض ہی کا دروازہ کھلا ہے۔ آج کوئی شخص یہودیوں یا عیسائیوں یا دوسری قوموں میں ان نبیوں کے نام کو لیکر قرب الٰہی کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ ان انوار و بشرات کا مورد ہو سکتا ہے۔ جو تقرب الٰہی کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ سے مکالمہ مکاشفہ کی نعمت کو پانا۔ دعاؤں کی قبولیت۔ روحانی اسرار کا انکشاف یہ صرف صرف محمدی دروازہ سے داخل ہو کر مل سکتا ہے۔ باقی تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ یہی وہ دروازہ تھا۔ جو اپنے اندر غیر فانی قوت رکھتا ہے۔ واقعات کی روشنی میں اس خصوصیت کو پڑھو۔ اور دیکھو۔ کہ کیا کسی غیر مذہب والے کو یہ قدرت ہے۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں نشان نمائی کر سکے۔ عہد حاضرہ میں قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت آپ کی قوت قدسی کی تاثیرات و برکات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آواز بلند کی۔ عام دعوت کے ذریعہ اتمام حجت کیا۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ سامنے آئے۔ اس لئے آپ نے پکار پکار کر کہا۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ✽ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے ✽ یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

غرض اپنی تعلیم کی اکملیت اور جامعیت پھر اسی تعلیم کے محفوظ اور غیر فانی ہونے کے لحاظ اور اس کے ثمرات اور برکات کے ہر زمانہ میں پائے جانے کے پہلو سے بے اختیار ہو کر ہمیں کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس خصوصیت امتیازی نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔

لاریب ہمارا ایمان ہے۔ کہ تمام نبیوں کو ایک روحانی زندگی اپنے مقام کے لحاظ سے حاصل ہے۔ مگر اپنی تاثیرات۔ برکات اور شریعت کی جامعیت اور غیر فانی ہونے کے لحاظ سے یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے۔ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی زندگی بھی اسی زندگی کا ایک کرشمہ ہے۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ان کو زندہ رکھا ہے۔

ساتویں امتیازی خصوصیت

ساتویں امتیازی خصوصیت جو سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ اس کی شان بالکل الگ ہے۔ وہ کسی مصلح عالم میں پائی ہی نہیں جاتی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ دُنیا بھر کے مصلحین کے محسن ہیں۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے۔ کہ دُنیا کے کسی مصلح میں پائی نہیں جاتی۔ ہر ایک امتیازی خصوصیت بجائے خود ایک باب ہے۔ خصوصی امتیازات کی کتاب کا۔ مگر میں اختصارات کے طور پر بیان کرتا جاؤنگا۔ اور اس کی تفصیلات پر قارئین کرام کو خود غور کر کے لطف اٹھانے کی فرصت دینا چاہتا ہوں۔

آپ کے ان احسانات کی مختلف شاخیں ہیں۔ مگر میں صرف دو پہلوؤں کو بیان کرونگا۔ ایک تو یہ کہ آپ نے ان تمام نبیوں کو جو آپ سے پہلے گذرے۔ اپنی تصدیق سے نبی قرار دیا۔ اور قیامت تک آنے والی ان انسانی نسلوں کو ان پر سلام اور درود پڑھنے کا موقعہ دیا۔ جو آپ کی نام لیوا ہونگی۔ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت داؤد و یوسف علیہم السلام یا دوسرے انبیاء علیہم السلام جن کا ذکر قرآن مجید میں ہوا۔ یا نہیں ہوا۔ صرف اس لئے نبی مانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نبوتوں کا اقرار و اظہار فرمایا۔

دوسرا پہلو آپ کے محسن ہونے کا یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ان برگزیدہ رسولوں پر جو الزامات ان کی زندگی یا بعد میں لگائے گئے تھے۔ آپ نے آکر ان سب الزامات سے اُن کو بری ٹھیرایا۔ اور اُن کی راستبازی اور پاکبازی پر مہر کر دی۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام پر کفر کا الزام تھا۔ آپ نے خدا تعالےٰ سے وحی پا کر فیصلہ فرمایا۔ کہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا۔ یا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام پر ان کی پیدائش کی نوعیت کی وجہ سے یہودیوں نے افترا اور رانک سے کام لیا۔ یا ان کی موت کو لعنتی موت قرار دیکر ملعون ٹھیرانے کی کوشش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ماں کی تطہیر کی۔ اور حضرت مسیح کی پیدائش کو پاک ٹھیرایا۔ اور لعنتی موت کی تردید کر کے ان کے رفع الی اللہ کا عقیدہ تعلیم کیا۔ غرض انبیاء علیہم السلام پر جو بھی اعتراضات کئے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کا دفعیہ کیا۔ اور ان کی تطہیر فرمائی۔ یہ ایک ایسا کام ہے۔ کہ کسی دوسرے نبی کی زندگی میں پایا نہیں جاتا۔ وہ نبی یا مصلح اپنی قوم یا اپنے ملک کے لئے تو محسن ہو سکتے ہیں۔ جن میں انہوں نے تبلیغ کی۔ یا راہ ہدایت دکھایا۔ مگر خود انبیاء علیہم السلام کی ذات پر جو اعتراض کسی وقت کئے گئے تھے۔ انہوں نے اُن کو دور نہیں کیا۔ یہ کام صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ اور جس طرح پر آپ بنی نوع انسان کے محسن اعظم ہیں۔ آپ مصلحین عالم کے بھی محسن ہیں۔ نہ صرف اُن کو الزامات سے پاک ٹھیرایا۔ بلکہ ان کی نبوتوں کو ایمان کی تکمیل کے لئے ماننا لازم کر دیا۔

آج کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا اُسی وقت دعوےٰ کر سکتا ہے۔ کہ جو وہ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوتوں پر بھی ایمان لائے۔ ایک یہودی اگر آج مسلمان ہو۔ تو جب تک وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ مومن نہیں ہو سکتا۔ وہ صرف یہ کہکر کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کا صادق رسول مانتا ہوں۔ اور مسیح ابن مریم کو نہیں مانتا۔ داخل اسلام نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی رسالت کے ساتھ ہی حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق جو لغو اور غلط عقیدہ بہ حیثیت یہودی ہونے کے وہ رکھتا تھا۔ اس سے توبہ کرنی پڑے گی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ احسان کسی ایک یا دوسرے نبی پر نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء کی نبوۃ کا اقرار ان کی معصومیت اور پاکیزگی کا اعتراف لازمی ہے۔ اس طرح پر آپ حقیقی معنوں میں نہ صرف بنی نوع انسان کے بلکہ نوع انسان کے محسنین کے بھی محسن ہیں۔ اور یہ امتیازی خصوصیت بھی آپ کے مقام کی رفعت و شان کو نمایاں کر رہی ہے۔

آٹھویں امتیازی خصوصیت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیازی خصوصیات کا دامن بہت ہی وسیع ہے۔ اور میں تو آپ کی جس ادا اور شان کو دیکھتا ہوں۔ اس میں ایک خاص امتیاز نظر آتا ہے۔ کوئی دوسرا اس میں شریک نظر نہیں آتا۔ اور میرے لئے یہ بہت ہی مشکل ہے۔ کہ اس سلسلہ کو کوتاہ کروں۔ میں نے ایک نمونہ امتیازی خصوصیات کا دکھا دینا چاہا ہے۔ صاحبان بصیرۃ و معرفت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں سرشار ہیں۔ وہ آپ کی زندگی پر غور کریں۔ تو انہیں خصوصیات کا ایک بحر بیکراں موجیں مارتا ہؤا نظر آئے گا۔ آٹھویں خصوصیت جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ آپ کی یہ شان ہے کہ آپ نے مذاہب عالم میں صلح کی بنیاد ہی نہیں رکھی بلکہ قصر امن تعمیر کر دیا۔ میرے خیال میں مجھے اس خصوصیت کو وسیع کرنا چاہیئے۔ آپ نے صرف مذاہب ہی میں نہیں۔ بلکہ انسانوں اور قوموں اور مذاہب کے درمیان صلح کو قائم کیا۔ آج دنیا میں رنگ اور ملک کی وجہ سے جو اختلافات نظر آتے ہیں۔ وہ ایک خطرناک امن شکنی کا موجب ہو رہے ہیں۔ تمام دنیا کی جنگوں کی تہ میں لونی اور ملکی عناصر کام کر رہے ہیں۔ افریقہ کے حبشی امریکن گوروں کے مظالم کا تختہ مشق کیوں ہیں۔ لونی امتیاز اس کا موجب ہے۔ ہندوستان میں اچھوتوں کی جو حالت ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ کہ انہیں انسانیت کا جائز حق بھی نہیں دیا جاتا۔ قبائل اور شعوب کے آئے دن کے جھگڑے اور ان ذات پات کے بندھنوں نے تہذیب اور تمدن پر جو اثر ڈالا ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں۔ کہ میری کسی تصریح کی محتاج ہو۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود نے جو خدا تعالے کی زبان پر رحمت للعالمین ہو کر آیا۔ ان تمام امتیازات کو دور کر کے ایک صراط مستقیم کو قائم کر دیا۔ اور ایسے اصول تعلیم کئے۔ کہ جن سے انسانوں۔ قوموں اور مذاہب کی جنگ کو سراسر صلح اور امن سے تبدیل کر دیا۔ اگر آج ان اصولوں پر اقوام عالم جو دنیا میں قائم کرنے کی متمنی اور مدعی ہیں۔ عمل کریں۔ تو حقیقی امن پیدا ہو سکتا ہے۔

آپ نے اولاً لونی اور ملکی تعصبات اور جذبات نفرت کو اُڑا دیا۔ اور نوع انسان میں انسانی حیثیت سے ایک ایسی مساوات پیدا کر دی۔ کہ اس کی نظیر اس سے پہلے نہیں ملتی۔ پہلے نبی جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ اپنی قوم اور ایک خاص ملک یا گاؤں کے لئے آتے اور وہ اپنی قومی خصوصیات اور امتیازات کی وجہ سے دوسروں کو اپنے شرف میں شریک ہونے کا موقعہ نہ دیتے۔ زمانہ کے حالات سے اس قسم کی نبوتوں اور اصلاح کی ضرورت تھی۔ یا نہیں۔ یہ جدا سوال ہے۔ مگر اس واقعہ سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نسل انسانی کا اتحاد مشکل ہو گیا۔ اور جس جس قدر نسل انسانی اپنی آبادی کے لحاظ سے بڑھتی گئی۔ اسی قدر ان میں ارتباط کی بجائے اختلاف اور تعصب لونی پیدا ہوتا چلا گیا۔ اور کسی نے ان نسلی تعصبات اور منافرت کے جذبات کو کم کرنے کی کوشش نہ کی۔ مگر یہ کام اس محسن و مصلح اعظم کے ذریعہ ظہور میں آیا۔ جو دنیا کے لئے رحمت کا پیامبر ہے۔

آپ نے سب سے اول نفس انسانیت کے شرف کو قائم کیا۔ اور یہ کہکر لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم عام طور پر انسانیت کے مقام کو واضح کیا۔ خون اور ہڈیوں کے فخر اور نسبی تعصبات سے جو جذبات پیدا ہوتے تھے ان کو یہ کہکر دور کر دیا۔ یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ الایۃ محض انسانیت کی وجہ سے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ تمدنی ضروریات نے جو قبائل اور شعوب پیدا کر دیئے ہیں۔ یہ کسی تفاخر و مباہات کے لئے نہیں۔ بلکہ ان کی غرض محض شناخت ہے۔ (لتعارفوا) اس سے کوئی فضیلت و برتری پیدا نہیں ہوتی۔ اور کسی شخص کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ ایک قوم یا قبیلہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے دوسرے کو ذلیل اور حقیر قرار دے۔ قبائل و شعوب کی تقسیم کسی بزرگی کا موجب نہیں۔ بلکہ قرآن کریم نے فضیلت کا معیار ایسا رکھا۔ جس کو مدنظر رکھ کر ہر شخص کی امید وسیع ہوتی اور وہ ترقی کے انتہائی مقام پر پہنچنے کے لئے پوری کوشش کرتا ہے۔ اور یہ ایک نقطہ معرفت ہے۔ کہ اس مقام پر پہنچکر وہ ساری مخلوق کو اپنا کنبہ سمجھتا ہے۔ وہ مقام قرآن کریم کی اصطلاح میں تقوی کا مقام ہے۔ چنانچہ اسی جگہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سب سے زیادہ دولت مند دنیا کا عنداللہ مکرم نہیں۔ سب سے بڑا علوم کا ماہر اور سائنس دان مکرم نہیں۔ حکومت اور سلطنت کی وسعت کا مالک اس مقام کا وارث نہیں۔ بلکہ وہ عالی مقام اس شخص کو دیا جاتا ہے۔ جو اتقی ہو۔ اب اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے کسی رنگ و زمین کی خصوصیت نہیں۔ کسی نسل و خون کی وراثت نہیں۔ کسے باشد مگر باید کہ اتقی باشد۔

میرے دوستو! غور کرو اس نکتہ معرفت میں کہ اتحاد انسانی کی یہ کس قدر مستحکم بنیاد ہے۔ اور کیا اس نکتہ کو آپ سے پہلے کسی نے بیان کیا؟ ہرگز نہیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اصل کو پیش کر کے پہلے نسلی تعصبات کو دور کیا۔ اور اتحاد انسانی کی بنیاد رکھی۔ اور مساوات انسانی کی بنیاد ہی قوموں اور مذاہب میں صلح کی بنیاد ہو سکتی ہے۔

مذاہب عالم میں صلح کی بنیاد کے لئے جو اصول آپ نے تعلیم کئے۔ وہ بے نظیر ہیں۔ آپ نے اس کے لئے سب سے پہلا اصل یہ قائم کیا۔ کہ دنیا کو تعلیم دی۔ خدا تعالے نے ہر قوم اور ہر ملک میں نبی بھیجے ہیں۔ یہ وہ بات ہے۔ جو آپ سے پہلے کسی نے تعلیم نہیں کی۔ اس تعلیم کو اتنا مضبوط اور وسیع کیا۔ کہ یہ بھی فرما دیا۔ کہ ان انبیاء و رسل میں سے بعض کا قرآن مجید نے ذکر کیا ہے۔ اور بعض کا نہیں۔ پس ہم کسی قوم اور ملک کے کسی ریفارمر اور ہادی کے ماننے پر مامور ہیں۔ اور ایمان کی تکمیل ہوتی ہی نہیں جب تک ان سب پر ایمان نہ لے آئیں۔ اس ایمان کا ایک نتیجہ (جو باہمی تنافر اور تباغض کو دور کریگا) یہ ہوگا۔ کہ ہم کسی قوم کے بزرگوں اور ہادیوں کی تحقیر اور توہین سے ارتکاب نہیں کر سکتے۔ اگر یہ روح آج پیدا ہو جائے اور اس قسم کے لٹریچر کو پھیلنے نہ دیا جائے۔ تو مذاہب عالم کے درمیان آج بھی صلح ہو جاتی ہے۔ اور نسلی منافرت دور ہو کر وحدت انسانی کا روح پرور نظارہ نظر آئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ امر بطور نتیجہ کے نہیں۔ بلکہ اسے بطور ایک فرض کے تعلیم کیا۔ کہ ہم تمام مذاہب کے ہادیوں کی عزت کریں۔ یہاں تک کہ معبودان باطل کو بھی ہم گالی نہ دیں۔ کہ یہ چیزیں جذبات میں ہیجان پیدا کرتی ہیں۔

بالآخر آپ نے باوجود اختلاف عقائد بھی صلح اور محبت کے دروازہ کو بند نہیں ہونے دیا۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے کھلا رکھا۔ کہ امور مشترکہ جو تمام مذاہب میں پائے جاتے ہیں۔ ان پر متحد ہو جاؤ۔ غرض اقوام اور ادیان میں صلح کا بہترین مسلک اور اصل آپ نے تعلیم فرمایا۔ عہد حاضرہ کی مشکلات ادیان اور اقوام مختلفہ کو ضرورت اتحاد بتا رہی ہیں۔ اور دنیا مجبور ہو رہی ہے۔ کہ وہ ایک عام اتحاد قائم کرے۔ مگر یاد رکھو۔ کہ یہ اتحاد نہیں ہو سکتا۔ جب تک دنیا کے حقیقی محسن اور قائد اعظم کے اصول کو رہنما نہ بناؤ۔

نویں امتیازی خصوصیت

میں اب دو اور امتیازی خصوصیتیں بیان کر کے اس ایمان افزا اور لذیذ مضمون کو ختم کر دینا چاہتا ہوں۔ نویں امتیازی خصوصیت آپؐ کی یہ ہے۔ کہ آپؐ سے پہلے جس قدر مصلحین آئے انہوں نے کسی ایک رنگ میں کمال پیدا کیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات تھے۔ میں آپ کے کس کس کمال کا ذکر کروں۔

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ کے کمالات اتفاقی نہیں تھے۔ بلکہ ارتقائے نسل انسانی کے ماتحت وہی وقت تھا۔ کہ ایک مظہر اتم دُنیا میں پیدا ہو۔ دُنیا کے مختلف قائدین و مصلحین کی زندگیوں پر نظر کرو۔ تو انہیں زندگی کے کسی ایک پہلو میں کمال نظر آئے گا۔ مثلاً کوئی شخص اپنی قوم میں وحدت کی روح پیدا کرنے میں ممتاز نظر آتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روح اتحاد پیدا کی۔ وہ عالمگیر ہے۔ اور خود اپنی قوم میں بھی اسے کامل طور پر نمایاں کر دیا۔ آپ کو ایک مقنن کی حیثیت سے دیکھیں۔ ایک جرنیل کے رنگ میں ملاحظہ کریں۔ ایک جج کی شان میں پڑھیں۔ ایک دوست۔ ایک شوہر۔ ایک باپ۔ ایک تاجر۔ ایک بادشاہ ایک سپاہی۔ ایک عارف باللہ انسان۔ غرض انسانی زندگی کے کسی پہلو اور شان سے دیکھیں۔ آپ کا مقام سب سے بلند نظر آتا ہے جس طرح پر اخلاق کے تمام مراتب اعلیٰ آپ کو حاصل تھے۔ اسی طرح انسانی زندگی کے عملی پہلوؤں میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج بھی آپ کے نام میں وہ قوت اور اثر ہے۔ کہ وہ دُنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنے جھنڈے کے نیچے جمع کر سکتا ہے۔

دسویں امتیازی خصوصیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دسویں امتیازی خصوصیت ایک جامع خصوصیت ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر زمانہ اور عہد کی ضروریات کا حل آپ ہی کی لائی ہوئی ہدایت میں ہے نسل انسانی اپنی ضرورتوں میں جس قدر ترقی کرے گی۔ سائنس کے جس جس قدر انکشافات ہوتے جائیں گے۔ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور صداقت پر اسی قدر ایمان ترقی کرتا چلا جائیگا۔ اسی خصوصیت کے ضمن میں مجھے یہ بھی بیان کرنا ہے۔ کہ آپ سے پہلے یا اس عہد میں جو لوگ اپنی کامیابی اور کمال پر فخر کرتے ہیں۔ یا جو لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے کمال کر دکھایا۔ اس کمال کی حیثیت میری نظر میں کچھ رہ نہیں جاتی۔ اس لئے کہ انہوں نے حالات زمانہ سے متاثر ہو کر یا ارتقائی حالت نے جو سامان پیدا کر دیئے تھے۔ اس رو میں بہکر ایک کمال حاصل کر لیا۔ تو در اصل وہ ایک ایسی چیز ہے۔ کہ حالات حاضرہ خود اس کے موید تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نتیجہ اور اثر پیدا کیا۔ وہ حالات عصریہ کی رو کا نتیجہ نہ تھا۔ مثلاً عرب اس وقت ہر قسم کے عیوب میں مبتلا تھا۔ نہ قوم میں علم کی روشنی تھی۔ نہ دولت و ثروت تھی۔ اخلاقیات میں اتنی گری ہوئی قوم تھی۔ کہ اس کی نظیر مشکل سے ملے گی۔ روحانیت سے تو کچھ تعلق ہی نہ تھا۔ بت پرستی اس کا شعار دینی تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات عصریہ میں اپنی تبلیغ شروع کی۔ اور قوم کے محبوبات و مالوفات کے خلاف آواز بلند کی۔ مخالفت خطرناک ہوئی۔ اور ہونی چاہئے تھی۔ مگر اس مخالفت نے آپ کے عزم و استقلال میں فرق نہیں آنے دیا۔ آخر نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ کہ آپ نے قبل اس کے کہ اس دُنیا سے رخصت ہوں۔ تمام جزیرۃ العرب میں خدا کے واحد ہونے پر ایمان پیدا کر دیا۔ ایک منتشر اور جنگ و جدال میں مصروف قوم کو وحدت قومی کا سبق پڑھا نہیں دیا۔ بلکہ یاد کرا دیا۔ اس کی حالت میں انقلاب عظیم واقع ہو گیا۔ اور ایک فاتح و منصور شہنشاہ کی حیثیت سے دُنیا سے رخصت ہوئے۔ یہ امتیاز بہت بڑی تصریحات کا محتاج ہے۔ لیکن میں شوق کو باقی رکھنے کے لئے اسے ختم کر دیتا ہوں۔ وتلک عشرۃ کاملۃ۔

میرے دوستو! میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ امتیازات بطور نمونہ بیان کئے ہیں۔ اور ہر ایک خصوصی امتیاز اپنے بہت سے ضمنی مطالب قابل تشریح رکھتا ہے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام مصلحین عالم میں سب سے اعلےٰ اور ارفع ہے۔ اس مقام کی حیثیت سے ایک مومن مخلص اسی قسم کے فیوض اور برکات حاصل کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ کامل طور پر اس روح کو اپنے اندر پیدا کرے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

بالآخر دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور اس کے پڑھنے والوں کو توفیق دے۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شان کو سمجھتے ہوئے آپ سے محبت و اخلاص ایسے رنگ میں پیدا کریں۔ کہ آپ کی اتباع میں گم ہو جائیں۔ اور اس کے لئے ایک مرتبہ یہ بھی ہے۔ کہ آپ پر کثرت سے درود پڑھیں اس لئے کہ اللہ اور اس کے ملائکہ بھی درود پڑھتے ہیں:۔

اللھم صل علےٰ محمد و علےٰ آل محمد و بارک وسلم

ایک ستر (۷۰) سالہ بوڑھے کی آواز!

ہم ملیریا سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور ملیریا سے پیدا شدہ ناتوانی سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔ دوستو! ہندوستان کیلئے ملیریا بخار ایک خطرناک ڈائن سے کم نہیں۔ یہ اپنے بعد جو کمزوری اور دیگر عوارض چھوڑ جاتا ہے۔ وہ بسا اوقات تمام عمر کیلئے انسان کو زندہ در گور بنا دیتے ہیں۔ اکسیر البدن کا استعمال آپ کو ملیریا کے حملہ سے محفوظ رکھیگا۔ اور پھر ملیریا کے بعد جو کمزوری ہو جاتی ہے۔ اُسے دور کریگا۔ نہ صرف ملیریا کیلئے ہی یہ تریاق ہے۔ بلکہ جملہ دماغی جسمانی۔ اور اعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو تندرست رکھنا اس پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان ازسر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ خود میری طرف ہی دیکھئے۔ میں ستر (۷۰) سالہ بوڑھا ہوں۔ ہڈیوں کا پنجر ہو گیا تھا۔ مگر اس اکسیر البدن کے استعمال سے ازسر نو جوان بن گیا۔ یہ میرا ہی تجربہ نہیں۔ بلکہ ڈاکٹر بھی بعد از تجربہ اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ چنانچہ

ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب۔ آئی۔ ایم۔ ڈی

انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے ایک دوست کیلئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن منگوائی تھی۔ انہوں نے اس کو استعمال کیا۔ اور اُن کو اس سے بے حد فائدہ ہوا ہے۔ میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد ارسال فرمائیں"

قیمت فی شیشی جس میں ایک ماہ کی خوراک ہے۔ پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ ؛

موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ؍) علاوہ محصول ڈاک ؛

حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ

میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سُرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے سرمے کے استعمال سے اُنکی آنکھوں کی کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور محض نفع عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہونچاتا ہوں۔ اسے ضرور شایع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"؛

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ضرورت رشتہ

ایک سید احمدی نوجوان کے لئے جن کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ جو کہ صاحب ثروت اور جائداد ہونیکے علاوہ ایک معقول مشاہرہ پر گورنمنٹ سروس میں ہیں۔ ایک سید النسل پاکیزہ صورت۔ تعلیم یافتہ اور سلیقہ شعار اور ایک مخلص احمدی خاندان کی لڑکی کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب خط و کتابت اے "معرفت بابو محمد سعید احمدی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سپلائی برانچ راولپنڈی کریں ؛

ایک کارندہ کی ضرورت

مجھے اپنی زمین کی آمدنی وصول کرنے کے لئے ایک مخلص احمدی بھائی کی ضرورت ہے۔ زمیندارہ کام سے واقف اگر کوئی صاحب کام کرنا چاہیں۔ تو تنخواہ وغیرہ امور کے متعلق مجھ سے دریافت کر لیں ؛

خاکسار

شجاعت حسین اوورسیر کورٹ آف وارڈس۔ غازیپور یوپی۔

قابل غور مشورہ

میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک عرصہ سے ہومیوپیتھک ڈاکٹری کی پریکٹس کر رہا ہوں۔ لہٰذا جس کسی احمدی بھائی کو کسی مرض یا علاج کے متعلق مشورہ کرنا ہو۔ تو جواب کے لئے صرف ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ فرما کر مجھ سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ دوائیں بھی بشرط طلب حتی الامکان ارزاں اور بہترین روانہ کی جاتی ہیں۔ ضرورتمند احباب سمپٹم چارٹ طلب فرماویں۔ اگر ڈاکٹر صاحبان فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو کلکتہ کے نرخ پر ہم سے ہر قسم کی ادویات طلب کریں۔ بعض امراض کی مجرب ادویات ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ المشتہر ڈاکٹر بشیر احمد احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ ڈی۔ سی۔ ایچ۔ ایچ ڈی۔ ایس۔ سی تمغہ جات طلائی یافتہ۔ طلاق محل۔ کانپور ؛

نیک نام گھڑیاں

اخلاقاً اور انصافاً ہماری ذمہ واری

گھڑی خلاف آرڈر پہونچے۔ فوراً واپس کریں۔ تبدیلی معہ خرچ ہمارے ذمہ بسنتر گھڑی کی درستی ایک سال تک مفت۔ بے احتیاطی باعث نقصان ہوگی۔ اکثر مبلغین و کارکنان سلسلہ احمدیہ نے تجربہ کیا ہے۔ آپ بھی ضرور تجربہ کریں ؛

عہ دستی ۱۵ ارلائن موتی کلائی کے لئے نکل کیس لعہ؍ رولڈ گولڈ للعہ؍
عہ ۱۲ درمیانی ۔۔۔ چاندی ۔۔۔ رولڈ گولڈ ۔۔۔
عہ ۱۰ پتلی ۔۔۔
جیبی ۱۶ وس جوئل ۔۔۔ ۱۵ جوئل ۔۔۔ ریڈیم کا ایک روپیہ زیادہ
ٹائم پیس بیک الارم بہت اعلےٰ ۔۔۔ کم قیمت گھڑیاں نیز گارنٹی مفت بھیجیگے
المشتہر۔ حافظ سخاوت علی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور (یو۔ پی)

لاہور میں موٹر ٹریننگ کی عملی تعلیم دینے والا سب سے بڑا کالج موسومہ میو موٹر ٹریننگ کالج میکلوڈ روڈ نمبر ۴ متصل تالاب میلا رام۔ قواعد داخلہ مفت طلب کریں ؛

المشتہر

پرنسپل میو موٹر ٹریننگ کالج میکلوڈ روڈ لاہور

صرف ایک دفعہ تین سو روپیہ لاگت لگا کر ایک سو روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

ہمارا آہنی خراس (ریل چکی) لگا کر چھ روپے روزانہ آمدنی اور خرچ نکال کر خالص منافعہ یکصد روپیہ ماہوار رہیگا۔ خراس کے حالات اور تخمینہ و دیگر مشینری کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے ؛

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز۔ بٹالہ۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ۲۵ اکتوبر کو ساڑھے آٹھ بجے شب مسٹر جے۔ ایم سین گپتا امرتسر میں گرفتار کر لئے گئے۔ مذکورہ تاریخ کو جلیانوالہ باغ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر سین گپتا جب تقریر کرنے کے لئے اُٹھے۔ تو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک مجسٹریٹ کی معیت میں مقرر کو امتناعی نوٹس دکھایا۔ مگر مسٹر سین گپتا نے یہ کہہ کر نوٹس دیکھنے سے انکار کر دیا۔ کہ خواہ اس میں کچھ ہی لکھا ہو۔ میں تقریر کرنے کے بعد اسے دیکھوں گا۔ مسٹر سین گپتا نے تقریر جاری رکھی۔ اس پر وہ زیر حراست کر کے موٹر کار میں کوتوالی پہونچا دیئے گئے۔

—— چودھری سر شہاب الدین کے صدر منتخب ہونے پر دوسرے ممبروں کے علاوہ مسٹر بنسی خاکر وب نمائندہ ہندو جلقہ شہر لاہور نے بھی جو پنڈت نانک چند برہمن اور مسٹر تابہ سنگھ کھشتری کی دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ صاحب صدر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے ان کارہائے نمایاں کی یاد دہانی کرائی۔ جو انہوں نے بلدیہ لاہور کے صدر کی حیثیت سے انجام دیئے۔ اس نے کہا۔ کونسل مجھے کٹھ پتلی خیال نہ کرے۔ مجھے اپنے فرائض کا احساس ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ انہیں ادا کرنے کے قابل ہونگا۔ اس کے کھڑے ہوتے اور بیٹھتے وقت دونوں موقعوں پر ایوان نے پُر زور تالیاں بجائیں۔

—— گورنمنٹ ہاؤس لاہور کے پہرہ دار سنتری نے جمعرات کو دو مشتبہ آدمی دیکھے۔ جو اندر داخل ہونے کا راستہ تلاش کر رہے تھے۔ سنتری کو شک پیدا ہوا۔ اس نے پکارا۔ لیکن کوئی جواب نہ پا کر اُس نے گولی چلا دی۔ اس پر مشتبہ اشخاص بھاگ کر غائب ہو گئے۔

—— پشاور ۔ ۲۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خواجہ ہدایت اللہ خان افغان قونصل جنرل مقیم ہند سفیر ماسکو مقرر کئے گئے ہیں۔

—— پشاور ۔ ۲۵ اکتوبر۔ آفریدی پُر امن ہیں۔ صرف رات کے وقت کبھی کبھی حملہ کرتے ہیں۔ اکثر اہل قبائل ہوائی مظاہروں سے خوف زدہ ہو کر بالائی تیراہ کو واپس آ رہے ہیں۔ بعض جارحانہ کارروائیوں کے متعلق ساز باز کرنے میں مصروف ہیں۔ ہوائی فوج نے ایک پارٹی کو جو کھجوری میدان کی طرف بڑھ رہی تھی۔ منتشر کر دیا۔

—— ناگپور ۔ ۲۵ اکتوبر۔ اضلاع ناگپور۔ چھنڈارہ۔ بالاگھاٹ۔ نمار۔ رائے پور۔ اکولہ۔ بلڈھانہ۔ اور یوتمل کے ستر اور ۲۳ ستیہ گرہیوں کے تحریری معافی مانگنے پر اس وقت تک ۲۵۶ اشخاص رہا کئے جا چکے ہیں۔

—— یروشلم ۔ ۲۴ اکتوبر۔ عربوں کا مقامی اخبار "فلسطین" برطانوی حکمت عملی کے اعلان کو عربوں کی فتح سے تعبیر کرتا ہے۔ ہمعصر مذکور رقمطراز ہے۔ کہ اب اعلان بالفور مردہ ہو چکا ہے۔ فلسطین میں یہودیوں کو اب کوئی زمین نہیں ملے گی۔ معاصر مذکور کے خیال میں اب عربوں کو حصول آزادی کے لئے حکومت کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

—— رایو ڈی جنیرو ۔ ۲۵ اکتوبر۔ برازیل کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا گیا ہے۔ سابق صدر لوئز نے استعفا دے دیا ہے۔ صدر موصوف بھاگ گیا ہے۔ نائب صدر گرفتار کر لیا گیا ہے

—— شانگھی ۔ ۲۴ اکتوبر۔ چین کی قومی حکومت کے صدر چینگ کیشک نے عیسائی مذہب قبول کر لیا ہے۔ اُس کو باقاعدہ بپتسمہ دیا گیا

—— لنڈن ۔ ۲۴ اکتوبر۔ گول میز کانفرنس میں رکھنے کے لئے جو بیضوی شکل کی میز بنائی جا رہی ہے۔ وہ ۵۶ فٹ لمبی ہوگی۔ کم و بیش ایک سو ڈیلیگیٹ اس کے گرد بیٹھیں گے۔ میز چونکہ بڑی ہوگی۔ اس لئے اُسے کمرے کے اندر ہی بنایا جا رہا ہے۔

—— پٹنہ ۔ ۲۵ اکتوبر۔ موضع بائی ضلع سنبھل گڑھ میں انسانی قربانی کا ایک سنسنی خیز واقعہ ہوا ہے۔ جس کی مختصر کیفیت یہ ہے۔ کہ ایک سات سال کی عمر کے لڑکے کا سر تن سے جُدا کر دیا گیا۔ اس کی لاش ایک شخص کے مکان کے کنوئیں میں سے نکلی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جادوگر ہے۔ اس کے مکان سے کھجور کے پتے بھی برآمد ہوئے ہیں۔ جن پر انسانوں کی قربانی کے متعلق ہدایات درج ہیں۔

—— بمبئی ۔ ۲۶ اکتوبر۔ آج میدان میں جھنڈے کی سلامی کی رسوم کو روکنے کے لئے پولیس کا کافی انتظام تھا۔ جس وقت ہندوستانی سیوادل کے والنٹیر اور دیگر والنٹیر میدان میں داخل ہوئے۔ تو پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد والنٹیر ہر طرف سے میدان میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ پولیس نے ان کو منتشر کرنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا۔ جس کی وجہ سے ایک سو سے زیادہ آدمی زخمی ہوئے۔ چالیس کے قریب آدمی گرفتار کئے گئے۔

—— لاہور ۔ ۲۷ اکتوبر۔ آج پنجاب کونسل کا اجلاس دو بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ سر ایچ۔ ڈی۔ کریک نے تحریک پیش کی۔ کہ مسودہ قانون ترمیم پنجاب ضابطہ فوجداری ۱۹۳۰ء کو ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ شیخ محمد صادق نے ترمیم پیش کی۔ کہ مسودہ استصواب رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے۔ ترمیم گر گئی۔ مسودہ قانون مجلس منتخبہ کے سپرد کیا گیا۔ کونسل کے سکرٹری نے مسٹر چنی لال کو دو تین مرتبہ اٹھا کر مختلف نشستوں پر بٹھایا جس کے خلاف اس نے احتجاج کیا۔

—— امرتسر ۔ ۲۷ اکتوبر۔ آج مولوی سید اسمٰعیل صاحب غزنوی رہا کر دیئے گئے۔ اُن سے کوئی مچلکہ نہیں لیا گیا۔ مقدمے کی آئندہ تاریخ ۱۰ نومبر مقرر ہوئی ہے۔

—— دہلی ۔ ۲۷ اکتوبر۔ پریس آرڈی نینس کی میعاد ۲۷ اکتوبر کو ختم ہو گئی ہے۔ اب وہ زائد المیعاد ہو گیا ہے۔

—— نیو دہلی ۔ ۲۷ اکتوبر۔ مسٹر سین گپتا دہلی جیل میں پہونچا دیئے گئے۔ ان کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند مقدمہ چلایا جائیگا۔ ایک دو روز میں سماعت شروع ہو جائیگی امرتسر کا مقدمہ واپس لے لیا گیا ہے۔

—— لنڈن ۔ ۲۵ اکتوبر۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے جنرل سمٹس کو جواب دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ فلسطین کے متعلق حکومت برطانیہ نے جو حکمت عملی اختیار کی ہے۔ وہ اعلان بالفور کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس کی مزید تصدیق ہوتی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ یہودیوں کو فلسطین میں حکومت اختیار کرنے کی اس قدر افراط سے اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ کہ ملک کی اقتصادی حالت اس کی متحمل نہ ہو سکے۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے کہا۔ کہ اعلان بالفور میں صاف درج ہے۔ کہ کوئی ایسی کارروائی ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے فلسطین کی غیر یہودی اقوام کے سول اور مذہبی حقوق پر اثر پڑے۔

—— رگبی ۔ ۲۴ اکتوبر۔ امپیریل کانفرنس کے وفود متعددہ کے رؤسا کا ایک اجلاس آج دوپہر کو منعقد ہوا۔ جس میں کانفرنس کے کام پر تبصرہ کیا گیا۔ امید کی جاتی تھی۔ کہ سب کمیٹیوں کی رپورٹیں اس ہفتہ کے خاتمہ پر تیار ہو جائیں گی لیکن اب یہ خیال صحیح ثابت نہیں ہوا۔ البتہ کمیٹیوں کے کام میں ترقی جاری ہے۔

—— برلن ۔ ۲۵ اکتوبر۔ جرمنی میں ڈالڈف کی کان میں جو حادثہ پیش آیا تھا۔ اس کے ۲۶۱ مقتولین کی تجہیز و تکفین ہو رہی تھی۔ کہ میبک کی کان میں ایک اور حادثہ ہوا۔ جس سے ۲۰ کانکنوں کی نعشیں اور اتنے ہی مجروح نکال لئے گئے۔ نوے کانکن کان میں دبے ہوئے ہیں۔ اندیشہ ہے۔ کہ وہ سب مر گئے ہیں۔

—— گزشتہ پرچہ میں بھابڑی کے ایک مولوی صاحب کے متعلق زمیندار کے حوالہ سے جو خبر شایع کی گئی تھی۔ اس کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ ملمع شدہ زیورات دیئے جانے اور پولیس تفتیش کرنے کا ذکر درست نہیں ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)